بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

محدث دہلی

جلد ۲ | ماہِ جنوری ۱۹۳۵ء مطابق رمضان المبارک ۱۳۵۳ھ | نمبر ۹

کتب خانہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

مناسبات

عید کا اسراف

مسلمانوں کے مذہبی اعتبار سے صرف دو ہی تہوار ہیں - اور دونوں کو شریعت سے اتنا زبردست تعلق ہے کہ دوسری قوموں کی طرح ان میں کسی لغویت کا شائبہ نہیں بلکہ ان کو ادا کرنے کیلئے بھی اصول منضبط ہیں جن سے صاف ظاہر ہے کہ یہ بھی ایک عبادتِ الٰہی اور سنت نبوی ہیں۔ لیکن جہاں مسلمانانِ ہند نے اپنے ستھرے اور پاکیزہ مذہب میں سینکڑوں جدید چیزیں رسم و رواج کے طور پر نکال لیں۔ بیجا معاشرتی تکلفات بڑھالئے وہاں اپنی عیدین بھی اصل اسلامی حالت پر نہ رہنے دیں۔ تقربِ الٰہی اور عید کی حقیقی مسرت قطعی فراموش کر گئے۔ ہندوستان کی دوسری قوموں کی طرح اپنی عید کو محض دنیاوی اور عام رسمی چیز سمجھکر اس طرح بے فائدہ شان و اہتمام سے عید ادا کرنی شروع کی کہ مذہبیت کی حقیقی روح اس سے کوسوں دور رہی -

بہرحال سب سے بڑی خرابی جو عام طور پر مسلمانانِ ہند نے اپنی عیدوں کے ادا کرنے میں پیدا کرلی ہے وہ حد سے زیادہ فضول خرچی اور بیجا اسراف ہے۔ پھر یہ اخراجات ایسے امور میں ہوتے ہیں جن کا شرعی طور پر عید سے کچھ تعلق نہیں - صرف برادری اور احباب واقربا میں اپنا نام بلند کرنے کیلئے رنگا رنگ لباسوں اور طرح طرح کے کھانوں میں قرض لیکر روپیہ بہانا نہ صرف شرعِ اسلام ہی سے دور ہے بلکہ عقلِ صحیح بھی گوارا نہیں کرتی - آج ہندوستان جس اقتصادی تباہی کے دور سے گذر رہا ہے خصوصاً مسلم قوم کی ناداری وغربت جتنی زیادہ بڑھ رہی ہے اس میں ان لایعنی اخراجات اور فضول اسراف کو بہت کچھ دخل ہے - یوں تو بے شمار خود ساختہ رسم و رواج ہیں جن میں مسلمان اپنی قومی ترقی سے آنکھ بند کرکے بے محابا جو کچھ تھوڑی سی پونجی رہ گئی ہے اس کو بھی اڑاتے جا رہے ہیں لیکن عیدین کے موقعہ پر خصوصیت سے خواہ مخواہ کی فضول خرچی سے